روزنامہ الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 9 ستمبر 2009ء 18 رمضان المبارک 1430 ہجری 9 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 205

رمضان میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی اور آپ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جودوسخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 5)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

(دین) میں دوقسم کے روزے ہیں جو کتاب وسنت سے ثابت ہیں۔ایک لازم اور دوسرے غیر لازم۔ چونکہ روزہ جو بہ نسبت دیگر عبادات کے ایک عمدہ عبادت ہے جس سے مومن متبع انوار الٰہی کو حاصل کرسکتا ہے اور مکالمات الٰہی کا تجلی گاہ ہو سکتا ہے جیسا کہ کلام نبوت میں وارد ہوا ہے کہ الصوم لی.......... (بخاری۔ کتاب الصوم) یعنی بصیغہ مجہول ترجمہ روزہ مومن کا خاص میرے ہی لئے ہوتا ہے جس میں ریا وغیرہ کو کچھ دخل نہیں اور اس کی جزا میں خود ہو جاتا ہوں۔ یا انا اجزی بہ بصیغہ معروف کہ میں بلاوساطت غیرے خود اس کی جزا دیتا ہوں وغیرہ وغیرہ من الاحادیث الصحیحہ ۔یہ احادیث اس امر پر صریح دال ہیں اور سراس میں یہی ہے کہ انسان روزے میں فجر سے لے کر شام تک تینوں خواہشوں، کھانے، پینے، جماع سے رکا رہتا ہے اور پھر اس کے ساتھ اپنے آپ کو ذکر الٰہی، تلاوت، نماز درود شریف کے پڑھنے میں مشغول رکھتا ہے تو پھر اس کی روح پر عالم غیب کے انوار کی تجلی اور ملاء اعلیٰ تک اس کی رسائی کیونکر نہ ہوگی اور یہ جو احادیث میں وارد ہوا ہے کہ رمضان شریف میں شیطان زنجیروں میں بند کئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ملہم غیبی آواز دیتا ہے کہ اے طالب نیکی کے! اس طرف کو آ اور اے برائی کے کرنے والے! کوتاہی کر۔ یہ سب ایسی احادیث اسی امر لطیف کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔ پس کوئی شبہ نہیں کہ ظلمات جسمانیہ کے دور کرنے کے لئے روزہ سے بہتر اور افضل کوئی عبادت نہیں اور انوار ومکالمات الٰہیہ کی تحصیل کے لئے روزہ سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں اور حضرت موسیٰؑ نے جب کوہ طور پر تیس بلکہ چالیس روزے رکھے تب ہی ان کو تورات ملی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غار حرا کے اعتکاف میں روزوں کا رکھنا ثابت ہے جس کے برکات سے نزول قرآن کا شروع ہوا اور خود قرآن مجید بھی اسی طرف ناظر ہے کہ شھر رمضان ...... اور مسیح موعود نے بھی چھ ماہ یا زیادہ مدت تک روزے رکھے ہیں جن کی برکات سے ہزاروں الہامات کے وہ مورد ہورہے ہیں۔ بدیں وجوہ قرآن .... نے جو جامع تمام صداقتوں اور معارف کا ہے دونوں قسم کے روزوں کو واسطے حاصل ہونے مزید تصفیہ قلب کے ثابت وبرقرار رکھا۔ ہاں دونوں قسموں کے حکم جداگانہ فرمادیئے گئے۔ صیام غیر لازم کا حکم تو یوں فرمایا کہ وعلی الذین یطیقونہ اور صیام لازم کا حکم یوں ارشاد ہوا کہ فلیصمہ اور ولتکملوا العدۃ۔

(خطبات نور ص 230)

حضور انور کا درس رمضان المبارک

امسال 29 رمضان المبارک بمطابق 20 ستمبر 2009ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن اور اختتامی دعا پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5 بجے ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ احباب جماعت پیارے امام کے درس سے مستفید ہونے کیلئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور اپنے اہل خانہ اور دوست احباب کو اس میں شمولیت کی تلقین کریں۔

کم ازکم تین دفعہ پڑھیں

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کردیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:
”وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم ازکم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“
(سیرت المہدی حصہ سوم)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:
میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 166)

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ
بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء

حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر 5

حقیقۃ الوحی کا پرچہ نمبر 5 صرف وہی احباب مرکز بھجوائیں جو پرچہ نمبر 1 نہیں بھجوا سکے تھے۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ)

مشعل راہ

رفقاء کے خدمت خلق کے بعض نمونے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 17/ اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کے نمونہ کے بارہ میں ان کے متعلق بیان کرنے والے لکھتے ہیں کہ مرحوم ایک زندہ مثال تھے ایسے شخص کی جو حدیث کے مطابق اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرتا تھا جو اپنے لئے پسند کرتا اور کبھی اپنے بھائی سے ایسا سلوک روانہ رکھتا جو اس کو اپنے لئے ناگوار ہو۔ وہ ہمیشہ اس جستجو میں رہتا تھا کہ اس کو کوئی ایسی خدمت میسر آئے اور کوئی ایسا موقع ہو جس میں وہ اپنے کسی بھائی اور دوست کی مدد کرے۔ تو ان کے بارہ میں آتا ہے کہ جب وہ کالج میں پڑھا کرتے تھے اور جب جماعت کا لیکچر ہوتا تو آتے تھے اور وہاں ہر احمدی کو جا کر ملا کرتے تھے اور اگر کوئی بیمار ہوتا تو ان کے مکان پر جاتے، ان کی بیمار پرسی کرتے اور بعض دفعہ تقریباً ہر روز ان بیماروں کو دیکھنے جایا کرتے۔ ایک دفعہ مفتی محمد صادق صاحب سخت بیمار ہو گئے تو مرحوم کئی روز تک مفتی صاحب کے لئے ان کے مکان میں رہے اور رات دن ان کی خدمت کی اور ان کی ساری جو بیماری کی حالت میں بعض دفعہ گند بھی اٹھانا پڑتا تھا تو وہ بھی اٹھالیا کرتے تھے۔

(رفقاء احمد جلد 1 صفحہ 199-200)

پھر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اپنی والدہ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ اگر دشمن نہ ہو تو کوئی دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے اور اس لحاظ سے میں تو کسی کو دشمن نہیں سمجھتی اور دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک بہت کیا کرتی تھیں۔ فرماتی تھیں کہ جس سے دل خوش ہوتا ہے اس کے ساتھ تو حسن سلوک کے لئے خود ہی دل چاہتا ہے۔ اس میں ثواب کی کونسی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے تو انسان کو چاہئے کہ ان لوگوں سے بھی احسان اور نیکی سے پیش آوے جن پر دل راضی نہیں ہوتا۔

وہ لکھتے ہیں کہ ڈسکہ میں رہتی تھیں تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ بڑا فیاضانہ سلوک تھا اور لوگ بھی بڑی عزت و احترام سے انہیں دیکھتے تھے۔ جب احرار کا جھگڑا شروع ہوا تو اس کا اثر ان کے علاقہ میں بھی پڑا اور وہی لوگ جو مدد لیا کرتے تھے دشمنیاں کرنے لگ گئے۔ لیکن اس دشمنی کا بھی ان کی والدہ پر کوئی اثر نہیں پڑا اور اگر ان کے رشتہ داروں میں سے کوئی یہ بھی کہتا کہ آپ فلاں شخص کی مدد کر رہی ہیں جبکہ وہ ہماری مخالفت کر رہا ہے، احرار میں شامل ہے تو بڑا برا منایا کرتی تھیں کہ تم مجھے اس خدمت سے کیوں روک رہے ہو۔

ایک دفعہ بیان کرنے والے لکھتے ہیں کہ کچھ پارچات، کپڑے وغیرہ تیار کر رہی تھیں تو انہوں نے جا کر ان کو کہا کہ آپ کس کے لئے تیار کر رہی ہیں تو چوہدری صاحب کی والدہ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص کے بچوں کے لئے کر رہی ہیں۔ تو اس شخص نے کہا کہ آپ بھی عجیب ہیں وہ تو احراری ہے اور جماعت کی بڑی مخالفت کرتا ہے، اس کے لئے آپ یہ کپڑے تیار کر رہی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ شرارت کرتے ہیں تو اللہ میاں ہماری حفاظت کرتا ہے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے مخالف کی شرارتیں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ لیکن یہ شخص مفلس ہے۔ اس کے اپنے بچوں اور پوتوں کے بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑے مہیا کرنے کا سامان نہیں ہے تو اس کو ضرورت مند سمجھتے ہوئے میں اس کے لئے یہ کپڑے تیار کر رہی ہوں اور تم جو یہ اعتراض کر رہے ہو تو تمہاری سزا یہ ہے کہ جب میں یہ کپڑے تیار کرلوں گی تو تم ہی اس کے گھر جا کر پہنچا کر آؤ گے۔ لیکن ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ یہ احراری ہے اور اس پر تو دوسرے احراریوں کی نظر بھی ہو گی تو رات کے وقت جانا تا کہ اس کو کوئی تنگ نہ کرے کہ تم نے احمدیوں سے کپڑے وصول کئے۔

(رفقاء احمد جلد 11 صفحہ 175-176)

پھر آپ کا نمونہ بیواؤں اور یتامیٰ کی نگہداشت بھی آپ کا دل پسند مشغلہ تھا۔ اور لکھنے والے کہتے ہیں کہ بچیوں کے جہیز تیار کر رہی ہوتیں تو بڑے انہماک سے اپنے ہاتھوں سے ساری تیاری کیا کرتی تھیں، کپڑے تیار کیا کرتی تھیں۔ (رفقاء احمد جلد 11 صفحہ 186)(روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

بدرسوم سے اجتناب

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے۔

اے مومنو! فرمانبرداری کے دائرہ میں سب کے سب داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو (کہ) یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ (بقرہ:209)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔

بہترین باتوں میں سے کتاب اللہ قرآن سب سے بہتر ہے۔ اور ہدایتوں میں سے بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین امور وہ ہیں جو نئے نئے ایجاد کر لئے جائیں (یعنی نئے نئے فیشن، رسم و رواج بدعات وغیرہ) اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جائیگی۔ (ابوداؤد)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 216)

پھر فرمایا:۔

ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔

بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 458)

ننگے سر پھرنا بھی نوجوانوں کا ایک فیشن ہے اور آجکل عورتوں میں بھی یہ وباء عام ہو رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

''مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر ہمیں کوئی حرکت نہیں کرنی چاہئے۔ مغربی تہذیب یہ سکھاتی ہے کہ ٹوپی کے اتارنے میں عظمت ہے......لیکن (-) تہذیب یہ ہے کہ ٹوپی پہننی چاہئے۔ یورپین تہذیب یہ کہتی ہے کہ عورت اپنے سر کو ننگا رکھے لیکن (-) تہذیب یہ سکھاتی ہے کہ عورت اپنے سر کو ڈھانک کر رکھے۔ چنانچہ فقہاء نے اس بات پر بحثیں کی ہیں اور انہوں نے لکھا ہے کہ نماز میں اگر عورت کے سر کے بال ننگے ہوں تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ مغربیت ہو گی کہ کسی کے پاس ٹوپی ہو اور وہ پھر بھی اسے نہ پہنے اور ہر وقت بالوں کی مانگ نکالنے، تیل ملنے اور کنگھی کرنے میں ہی مصروف رہے۔''

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ''ننگے سر پھرنا آوارگی کی علامت ہے۔'' (مشعل راہ جلد اول ص 340)

بدرسوم کو ترک کرنے کے لئے ایک مضبوط عزم و ارادہ کی ضرورت ہے اور یہی دراصل جہاد ہے جو اپنی اصلاح کا جہاد ہے۔ اس جہاد کا اعلان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف اعلان جہاد کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہو گا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔

(انصار اللہ اگست 1977ء ص 36)

ہمارا مذہب ایک کامل مذہب ہے اس نے انسانی زندگی کی ہر ضرورت کو پیش کیا ہے۔ اور رہنمائی کی ہے اور ایسے طریق بیان فرمائے ہیں کہ ان پر چل کر کبھی انسان ذلیل و رسوا نہیں ہوتا۔ کبھی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا نہیں ہوتا۔ کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ کبھی خدا سے دور نہیں جاتا بلکہ دن بدن اس کا پیار اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس میں وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں (ایک عظیم الشان) اسوہ حسنہ ہے ہر اس فرد بشر کے لئے جو اللہ تعالیٰ کا خواہاں ہے اور یوم آخرۃ میں سرخرو ہونا چاہتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اسوہ حسنہ یعنی ماڈل کے طور پر پیش کیا ہے کہ تم زندگی کے فیشن ان سے سیکھو اور ان راہوں پر چلو جن پر یہ ہمارا رسول چلتا ہے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا کہ تم خدا کو پالو گے اور یوم آخرۃ میں بھی سرخرو ہو گے۔ تمہارا انجام بخیر ہو گا۔ تمہیں خدا کی رضا اور محبت حاصل ہو گی۔

ہر سال بعض علاقوں میں ماہ اپریل کی یکم تاریخ کو ''اپریل فول'' کی رسم نہایت شان و شوکت سے منائی جاتی ہے۔ جس میں دھوکا دہی، فریب، جھوٹ اور ناواجب ہنسی مذاق و افعال اور حرکات جو عام حالات میں بھی غیر موزوں اور معیوب خیال کئے جاتے ہیں۔ اس دن کے موقعہ پر روا رکھے جاتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے۔ اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔ (نور القرآن حصہ دوم ص 22,21)

اپریل فول کی رسم ایک گندی رسم ہے جسے ترک کر دینا چاہئے۔

شادی کے مواقع پر بیہودہ رسم و رواج کی طرف حضرت مصلح موعود متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

شادی کے موقع پر مہندی اور اس سے متعلقہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر...... ہیں''۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم ان ارشادات پر عمل کر کے ایک صاف ستھرے دینی معاشرے کو قائم کرنے والے افراد میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

5

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

مختلف غیر ملکی وفود سے اور انفرادی ملاقاتیں، قیمتی ہدایات اور پُر معارف نصائح اور اعلانات نکاح

رپورٹ: مکرم مبارک احمد ظفر صاحب۔ایڈیشنل وکیل المال لندن

17/اگست 2009ء

آج حضور انور کے دورے کا آٹھواں دن تھا۔

حضور انور نے صبح 5 بجکر 15 منٹ پر بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔حضور انور نے نماز کی پہلی رکعت میں للہ ما فی السمٰوٰت والارض..... اور دوسری رکعت میں ان فی خلق السمٰوٰت والارض.... کی تلاوت فرمائی۔

9 بجکر 40 منٹ پر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے حضور انور نے مختلف ممالک سے آنے والے وفود کو یکے بعد دیگرے شرف ملاقات عطا فرمایا۔

البانین وفد سے ملاقات

حضور انور نے اراکین وفد کا حال دریافت کرنے کے بعد استفسار فرمایا کہ ان میں سے احمدی کون کون ہیں؟ حضور انور نے البانین احمدی مکرم بیار رامائے صاحب سے پوچھا کہ وہ حکومت کے کن عہدوں پر رہ چکے ہیں؟ موصوف نے بتایا کہ وہ آرمی میں جنرل تھے۔اس کے بعد انہوں نے ایک اور حکومتی عہدے پر بھی کام کیا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ احمدی کیسے ہوئے؟ مکرم بیار صاحب نے بتایا کہ پہلے مجھے دین حق قبول کرنے کی سعادت ملی تھی۔ پھر تحقیق کرتے ہوئے تین سال قبل خدا کے فضل سے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے حضور انور نے فرمایا ہاں آپ نے اپنی تقریر میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم Festim Shparthi صاحب سے پوچھا کہ آیا وہ احمدی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا بعد ازاں ان کے بیٹے مکرم Markelian Shparthi صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ بھی احمدی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جی میں احمدی ہوں اور اپنی فیملی میں سے پہلے مجھے ہی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے تو دہرا اجر پا لیا ہے۔حضور انور نے انہیں اپنی والدہ کو بھی احمدیت کی آغوش میں لانے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے ان کے خواب کے بارے میں فرمایا کہ بہت مبارک خواب ہے ۔اب آپ نے اس خواب کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنی ذمے داری ادا کرنی ہے اور جماعت حقیقی دین سے روشناس کرانے کا جو فریضہ ادا کر رہی ہے یہ خدمت آپ نے کرنی ہے۔مکرم Markelian صاحب نے حضور انور سے عرض کیا کہ ان کی خواب کا ایک حصہ بعینہ آج اس ملاقات کے موقعہ پر پورا ہوا ہے۔

وہ اس طرح کہ اپنی خواب میں جس کمرے میں انہوں نے حضور انور کو بیٹھے دیکھا تھا، اس کمرے کا رنگ آسمانی تھا جس میں ایک ہلکے پیلے رنگ کی میز رکھی ہوئی تھی۔ اس دفتر کا نقشہ بعینہ وہی ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔اس خواب میں میں نے اپنے اور حضور انور کے ساتھ اپنے والد صاحب، ایک کزن اور کچھ اور لوگوں کو بھی بیٹھے دیکھا تھا، یہ بھی من وعن پورا ہوا ہے کیونکہ آج اس ملاقات میں ان کے والد صاحب اور ان کے چچا زاد بھائی اور بعض اور البانین احمدی اور غیر احمدی موجود ہیں۔حضور انور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ان سے پوچھا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں اپنے اندر کوئی تبدیلی محسوس ہوتی ہے؟ مکرم Markelian صاحب نے جواب دیا کہ وہ ہر معاملہ میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کر رہے ہیں حتیٰ کہ پڑھائی میں بھی انہوں نے نمایاں ترقی کی ہے۔حضور انور نے یہ سن کر کہ وہ طالب علم ہیں انہیں ایک قلم بطور تحفہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے "سلطان القلم" قرار دیا ہے۔اس لئے آپ نے بھی اب قلم کے ذریعے دین کے لئے قلمی جہاد کرنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے ان کے چچا زاد بھائی مکرم Lajdi Shparthi صاحب سے ان کا حال دریافت فرمایا اور پوچھا کہ آیا وہ بھی طالب علم ہیں؟ بتایا گیا کہ وہ کاروبار کرتے ہیں۔

بعدۂ حضور انور نے مکرم Genci رامائے صاحب سے ان کا تعارف دریافت فرمایا؟ بتایا گیا کہ وہ بیار رامائے صاحب (Bujar Ramaj) کے بیٹے ہیں۔حضور انور نے فرمایا ہاں شکل کافی ملتی ہے۔ حضور انور نے پوچھا کہ آپ اب تک احمدی کیوں نہیں ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ابھی تک 50% احمدی ہوئے ہیں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہ اپنے والد صاحب کے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد کوئی خاص تبدیلی محسوس کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں میرے والد صاحب اب پہلے سے زیادہ تقویٰ شعار ہو گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے انہیں فرمایا کہ پھر تو آپ کو بھی اب 50% سے ترقی کر کے کم از کم 60% ہو جانا چاہئے۔مکرم بیار صاحب نے بتایا کہ ان کا بیٹا مذہبی مدرسے کا پڑھا ہوا ہے۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو قرآن مجید پڑھنا اور نماز وغیرہ آتی ہے؟ تو انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ کچھ حد تک آتی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے مدرسہ مکمل کیا ہے کیا مسیح موعود کے متعلق بھی کچھ پڑھا ہوا ہے؟ پھر فرمایا کہ دیکھو آپ کے والد صاحب تین سال قبل جب یہاں جلسہ پر آئے تھے تو وہ دلائل کی کھوج میں نہیں تھے بلکہ وہ یہ دیکھنے کے لئے آئے ہوں گے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے؟ ان کے والد مکرم بیار صاحب نے فوراً حضور انور کی اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہاں میں نے دلائل اس کے بعد ہی حاصل کئے تھے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہی ایمان بالغیب ہے اور اس کا بہت بڑا اجر ہے۔

بعدۂ حضور انور نے وفد کے احمدیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان کو اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔اگر آپ بھی باقی لوگوں کی طرح ہوں گے تو دلیلیں سن کر بھی کئی لوگ یہی کہیں گے کہ ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں۔آپ کا خدا سے ایک تعلق ہونا چاہئے۔حضور انور نے یہ نصیحت فرمائی کہ سب سے پہلے ایمان مضبوط ہونا چاہئے پھر تمام صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے اور جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے اس کے راستہ میں خرچ کرنا چاہئے حضور انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مما رزقنٰھم سے صرف مال ہی مراد نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ اس میں شامل ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے احمدی نوجوان مکرم Luan Cekici صاحب کے بارے میں دریافت فرمایا کہ وہ کب سے احمدی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے قریباً چھ سات ماہ قبل بیعت کی ہے۔حضور انور نے پوچھا کہ انہوں نے احمدیت میں کیا دیکھ کر اسے قبول کیا ہے؟ مکرم Luan صاحب نے کہا کہ انہیں جماعت دوسروں سے زیادہ سیدھے راستے پر نظر آئی اسی لئے وہ احمدی ہوئے ہیں۔حضور انور کو بتایا گیا کہ Luan صاحب نے کشتی کے مقابلے میں ان کے وزن کے لحاظ سے جو گروپ بنتا ہے اس میں البانیہ بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ! دیکھنے میں بھی یہ پہلوان لگتے ہیں۔حضور انور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ ایسی Sports کے Clubs میں مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں انہیں حکمت کے ساتھ دعوت الی اللہ کریں اور ان تک احمدیت کا صحیح پیغام پہنچائیں۔

اس کے بعد حضور انور Artan Shllaku صاحب اور مکرمہ Nertila Shllaku صاحبہ سے مخاطب ہوئے۔یہ دونوں پروفیشن کے لحاظ سے وکیل ہیں اور ان کی شادی چند روز قبل یکم اگست کو ہوئی تھی۔مکرم Artan صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے سنا ہے کہ حضور انور کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ جرمنی میں ان کی ملاقات ایک دس سال کے لڑکے سے ہوئی ہے جس نے بتایا کہ اس کی پیدائش حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنی شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ دعائیں قبول کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔وہ قادر مطلق ہے جیسے چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شادی کو بابرکت فرمائے اور نیک اور خادم دین اولاد دے۔مکرم بیار صاحب نے حضور انور کی خدمت میں البانیہ آنے کی درخواست کی۔جس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں تو آنا چاہتا ہوں اور کچھ اس طرح کا پروگرام بھی بن رہا تھا مگر آپ کی طرف سے کچھ رکاوٹیں آ گئیں۔حضور انور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد راستہ کھولے اور اگر جماعت کے حق میں بہتر ہو تو آنے کے سامان پیدا فرمائے۔

اس کے بعد وفد کے تمام افراد نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔آخر پر مکرم Bujar بیار صاحب نے حضور انور کو اپنی دو خوابیں سنائیں اور ان کا مطلب پوچھا۔حضور انور نے فرمایا کہ بہت بابرکت خواب ہیں۔آپ یہ خواب لکھ کر دیدیں۔اس وفد کی ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مربی سلسلہ البانیہ مکرم صمد احمد غوری صاحب نے ادا کئے۔

مالٹا کے وفد سے ملاقات

مالٹا سے آئے ہوئے مہمانوں سے تعارف کے بعد جماعت کے وکیل Dr.Garin Gulia سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے جماعت کی رجسٹریشن وغیرہ میں تعاون فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا جی رجسٹریشن، ورک پرمٹ اور ویزے کے لئے انہی کے ذریعے کیس پراسس ہوا تھا۔مکرم ڈاکٹر گیون گولیہ صاحب نے حضور انور کو مالٹا میں جماعت سے متعلقہ بعض دیگر امور کے بارے میں بھی بتایا۔

دوران گفتگو حضور انور نے مالٹا سے آئے ہوئے مہمانوں سے فرمایا کہ ایک بات جو ہم سب میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں اور یہ ایسی بات ہے جس پر ہم سب کو اتفاق ہے۔ خدا کی ذات ہی سب برکتوں کا موجب ہے۔

مالٹا سے آئی ہوئی ایک خاتون Mrs. Marthese Schembri مالٹا سے ہی دوپٹہ ساتھ لائی تھیں جسے انہوں نے جلسہ کے علاوہ حضور انور سے ملاقات کے دوران بھی سر پر اوڑھے رکھا۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد تمام مہمان بہت خوش تھے۔اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ سب حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔حضور انور معاملہ فہم، ذہین اور بہت زیادہ

خیال رکھنے والے ہیں۔ ہم عیسائی ہیں مگر پوپ سے اس طرح مل نہیں سکتے لیکن حضور نے ہمیں ملاقات کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اس ملاقات کی یاد ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں نقش رہے گی۔ ملاقات کے بعد حضور انور نے مہمانوں کو تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔ ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی سلسلہ مالٹا نے ادا کئے۔

رومانین وفد سے ملاقات

وفد کے مرد حضرات کے حضور انور سے مصافحہ کے بعد پروفیسر Alexandru صاحب نے حضور انور کی خدمت میں وفد کے ایک ممبر کے لئے دعا کی درخواست کی جو چوٹ لگنے کے باعث جرمنی جلسہ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ حضور انور نے انہیں دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ فضل فرمائے۔ حضور انور نے پروفیسر صاحب سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پبلک ریلیشن میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ وہ رومانین زبان کے استاد ہونے کے ساتھ کرسچین Theolog بھی ہیں۔ حضور انور نے پوچھا کہ کیا جلسہ پر پہلی بار آئے ہیں؟ انہوں نے کہا جی پہلی بار آیا ہوں۔ یہاں آکر پیار و محبت کا جو مشاہدہ میرے سامنے آیا ہے وہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کرسچین Theolog کے طور پر میں نے دین حق کا مطالعہ تو اگرچہ کیا ہوا ہے مگر دین حق کے بارے میں پہلے جو نظریہ میں رکھتا تھا وہ یہاں آکر بدل گیا ہے۔ اب میں دین حق کو احمدیہ لٹریچر کے ذریعہ پڑھنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں نے جلسہ کے بک سٹال سے کچھ کتابیں بھی خریدی ہیں۔ اس پر حضور انور نے مربی سلسلہ رومانیہ سے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی کے علاوہ .... Response to Comtemporary Issues اور ...... Revelation لے کر دیں۔

Miss Annamaria نے حضور انور کو بتایا کہ وہ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے حلیہ سے ایسا لگتا ہے کہ دین حق میں آپ کو دلچسپی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی میں نے دین حق اور دیگر مذاہب کے بارہ میں کچھ مطالعہ کیا ہوا ہے۔ میں ڈاکٹر بھی اس لئے بننا چاہتی ہوں تا کہ انسانیت کی خدمت کرسکوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت اچھا ارادہ ہے اس حوالہ سے آپ کو افریقہ کی دکھی انسانیت پر بطور خاص Focus کرنا چاہئے۔

مذاہب کی موجودہ حالت کے تعلق میں انہوں نے کہا کہ ان میں علاقائی Traditions کا عمل دخل زیادہ ہو چکا ہے مومنوں کا طرز عمل بھی قرآن کے مطابق دکھائی نہیں دیتا۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے دین حق بہت Modrate مذہب ہے، نیچر کے بہت قریب ہے اس میں خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی حکم ہے۔

حضور انور نے ان سے فرمایا کہ آپ رومانیہ سے ہیں لیکن آپ کی Origin سپینش یا عرب لگتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ عرب سے ہو۔

اس کے بعد مس Anakamelia نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ وہ کالج میں فزیو تھراپی کی تعلیم مکمل کر چکی ہیں اور فی الوقت رضاکارانہ طور پر ایک ہسپتال میں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں جلسہ بہت پسند آیا ہے اور وہ دین حق اور احمدیوں سے بہت متاثر ہوئی ہیں۔

حضور انور نے Mr David سے ان کے پروفیشن کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بائیو مکینیکل سپیشلسٹ ہیں اور انسانی جسم کے مختلف اعضاء بنانے کا کام کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کے تو بہت سارے Departments ہوں گے؟ انہوں نے کہا جی مگر میں زیادہ تر ہاتھوں کے عضو پر کام کر رہا ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے قرآن کریم کا انگلش ترجمہ جلسہ کے سٹال سے خریدا ہے۔ اس پر تراجم کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ عربی زبان کے بہت قریب اور صحیح مفہوم ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔ دیگر تراجم اس معیار پر پورا نہیں اترتے مگر جماعت کا ترجمہ معیاری ہے اس لئے وہ پڑھیں۔ عربی ام الالسنہ ہے اس کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ترجمہ معیاری ہونا چاہئے۔ فرمایا آپ لوگوں کا مذہب بھی تو عرب سے آیا ہے اس لئے عربی میں آپ کو یہ Links بھی مل جائیں گے۔

منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ بہت دلچسپ اقتباسات ہیں وہ ان سے اس قدر متاثر ہوئے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کا مطالعہ بطور خاص کرنا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انہیں ملک غلام فرید صاحب کا short notes کا یا 5 volume کا ترجمہ قرآن جماعت جرمنی سے لے کر دیں۔ وفد کو حضور انور کے ساتھ فرداً فرداً تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مربی سلسلہ رومانیہ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب نے ادا کئے۔

بوسنیا اور مقدونیا کے وفد سے ملاقات

بوسنیا اور مقدونیا سے آنے والے وفود نے حضور انور کے ساتھ مشترکہ طور پر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ سب سے پہلے حضور انور نے ان کے تاثرات معلوم کئے تو انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے جذبات کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں مل رہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر انہیں جو خوشی ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ ہماری بہت اچھی مہمان نوازی کی گئی ہے۔ وفد کے ایک رکن نے کہا کہ انہیں مختلف جگہوں پر فنکشنز اور میٹنگز میں شامل ہونے کا موقعہ ملتا رہتا ہے مگر یہاں جماعت کے جلسے میں اتنا وسیع انتظام ہونے کے باوجود نہ دھکم پیل نہ شور شرابہ، ایک بھی پولیس والا نظر نہیں آیا۔ سب کام جماعت کے رضاکار بہت ہی اچھی طرح کر رہے تھے۔ پولیس کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ جرمن حکومت آپ پر کس قدر اعتماد کرتی ہے۔ حضور انور کے فرمانے پر کہ یہاں آکر آپ نے جو دیکھا ہے اس کے بعد آپ کو چاہئے کہ اپنے ملک کے لوگوں تک بھی اسے پہنچائیں۔ چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے بارے میں اچھا تاثر صرف جرمنی میں ہی نہیں ہے بلکہ ہر ملک میں جہاں جماعت موجود ہے وہاں حکومتیں جانتی ہیں کہ ہم سے امن کو خطرہ نہیں۔ گھانا میں ایک دفعہ ایک احمدی ڈپٹی منسٹر دیگر افسران کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے تو جرائم کا ذکر آیا۔ تو انہیں نے کہا کہ جیلوں میں آپ کو قیدی تو مل جاتے ہیں لیکن احمدی قیدی نہیں ملے گا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم افراد کے دلوں میں تبدیلی لاتے ہیں اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں۔ آپ جس مذہب کے بھی پیرو کار ہوں مذہبی لحاظ سے تو آپ آزاد ہیں لیکن جب آپ کا اللہ پر یقین ہوگا تو گناہ اور جرائم آپ سے نہیں ہوں گے۔ ہمارا مقصد یہی ہے کہ اللہ اور بندے کے درمیان دوری کو کم کیا جائے۔

تصاویر اتروانے سے قبل حضور انور نے وفود کے اراکین کو تحائف دئے جن میں قلم اور انگوٹھیاں شامل تھیں۔ حضور انور کی گفتگو کا بوسنین زبان میں ترجمہ مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ بوسنیا نے کیا۔

کوسووو کے وفد سے ملاقات

ممبران وفد نے باری باری حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ کرسیوں پر بیٹھنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سب انگلش سمجھتے ہیں؟ تو مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ کوسووو نے بتایا کہ اکثر سمجھتے ہیں سوائے ایک دو کے۔ حضور انور نے انگلش میں گفتگو کرتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کل جلسے میں آپ میں سے کس نے گولڈ میڈل حاصل کیا تھا؟ تو بتایا گیا کہ محمد سکندر Peci صاحب نے۔ اس کے بعد حضور انور نے پوچھا کہ آپ میں سے سب سے آخر میں کس نے بیعت کی ہے؟ اس پر مکرم Agron Binakaj صاحب کے متعلق بتایا گیا کہ انہوں نے 2003ء میں بیعت کی تھی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کے بعد کسی اور نے بیعت نہیں کی؟ تو مربی سلسلہ کوسووو نے بتایا کہ حضور انور بیعتیں تو اس کے بعد بھی ہوئی ہیں مگر ان میں سے بعض ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے۔ کوسووو کی آبادی کے بارے میں حضور انور نے پوچھا تو مکرم موسےٰ رستمی صاحب صدر جماعت کوسووو نے بتایا کہ 2 ملین کے قریب ہے۔ اس پر فرمایا صرف 2 ملین! پھر تو یہ چھوٹا سا ملک ہے۔ دریافت فرمایا کہ اس میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ تو صدر صاحب کوسووو نے بتایا کہ 90% آبادی مسلمانوں کی ہے۔

اس پر حضور انور نے مکرم صدر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی حج کرنے جائیں اور میری طرف سے حج کریں۔ آپ کے حج سے یہ تاثر ختم ہو جائے گا کہ احمدی حج نہیں کرتے۔ فرمایا ویسے تو حج پر خود جانا چاہئے لیکن آپ میری طرف سے جائیں مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ کوسووو سے فرمایا کہ ان کے جانے کا انتظام کروادیں۔ اب تو حج میں دو تین ماہ رہ گئے ہیں لیکن جائیں۔

اس کے بعد حضور انور مکرم ڈاکٹر عیسیٰ رستمی صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے حج کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ کیا تو نہیں مگر ارادہ ہے۔ فرمایا آپ تو ڈاکٹر ہیں آپ تو جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے مکرم محمد سکندر Peci سے پوچھا کہ آپ نے کس مضمون میں ماسٹرز کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ Comparative Literature میں۔ فرمایا کہ مقالہ کس پر لکھا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ایک البانین اور ایک جرمن رائٹر کے بارے میں۔ پوچھا کہ ان میں سے آپ نے کس کو زیادہ اچھا پایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جرمن رائٹر کو۔ حضور انور نے انہیں فرمایا کہ آپ تو پروفیسر ہیں۔ اچھا تو پھر آئیں۔ چنانچہ حضور انور نے ان کی انگلی میں الیس اللہ کی انگوٹھی ڈالی اسی طرح باری باری دیگر اراکین وفد کے ہاتھوں میں بھی جبکہ بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

ایک خاص بات جس کی حضور انور نے ہدایت فرمائی یہ تھی کہ واپس جا کر ایک چھوٹا سا پمفلٹ تیار کیا جائے جس میں خدا تعالیٰ دین حق اور احمدیت کا ذکر ہو۔ پمفلٹ کے آخر پر جماعت اور اس کی ویب سائیٹ کا ایڈریس بھی ہو۔ اسے وہاں کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس ملاقات کے آخر میں حضور انور نے سب کو اپنے ساتھ تصویر اتروانے کا شرف عطا فرمایا۔ یہ میٹنگ قریباً 20 منٹ تک جاری رہی۔

آئس لینڈ کے وفد سے ملاقات

حضور انور نے انگلش زبان میں گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ آپ لوگ آئس لینڈ سے جلسہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مسٹر بیارنی صاحب سے ان کے یہاں قیام کے تسلی بخش ہونے کے بارے میں دریافت فرمایا جس کا انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر انہیں فرمایا کہ آپ نے بتایا تھا کہ آپ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔ اس پر مسٹر بیارنی نے وضاحت سے بتایا کہ میں لیکچرار ہوں اور ایک پروفیسر کے ماتحت Ph.D کر رہا ہوں میرا شعبہ مذاہب کی تعلیم سے متعلق ہے۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ آئس لینڈ میں کتنے مذاہب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ 200 کے لگ بھگ ہوں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ مذاہب کے مختلف Sects کو بھی مذاہب میں شمار کرتے ہیں حضور انور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے Christianity ایک مذہب ہے کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور یہووا وٹنس وغیرہ اس کے فرقے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ عیسائیوں کے علاوہ دیگر مذاہب میں کون سب سے زیادہ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ بدھ مت کے لوگ 800 ہیں اور

مسلمان قریباً 400 ہیں۔ یہ مسلمان مختلف عرب ممالک سے آئس لینڈ آئے ہوئے ہیں۔ مکرم عبدالشکور اسلم صاحب صدر جماعت آئس لینڈ نے عرض کیا کہ ان میں سے زیادہ تر عرب فلسطین اور مراکو سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مراکو سے تعلق رکھنے والے کئی احمدی یو کے اور فرانس میں موجود ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو آئس لینڈ دعوت الی اللہ کے لئے بھجوایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے مسٹر بیارنی سے فرمایا کہ ایک آرٹیکل میں میں نے پڑھا ہے کہ آئس لینڈ کے لوگوں کی Origin کے بارے میں تحقیق ہورہی ہے۔ ایک شخص یو ایس اے گیا تھا۔ وہاں سے آئس لینڈ واپس آکر اس نے اس نہج پر کام کیا ہے تاکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے بارے میں معلوم کرسکیں۔ مسٹر بیارنی نے کہا کہ ہاں اب وہ DNA ٹیسٹ کے ذریعے اس بارے میں جاننے کی کوشش کررہے ہیں۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنا DNA ٹیسٹ کرایا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ Officialy تو نہیں البتہ پرائیویٹ طور پر کرایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم ہاشم صاحب سے پوچھا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے جلسے کو بہت اچھا پایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ میں نے اس سے پہلے (ہفتے کے روز بیرونی ممالک سے آنے والے وفود کے ساتھ چائے پر ہونے والی ملاقات میں) ذکر کیا تھا کہ اس سے قبل جماعت کے بارے میں جو مختلف ذرائع سے سنا ہوا تھا اس سے بالکل مختلف دیکھا اور بہت اچھا ماحول یہاں پایا ہے۔ اب واپس جاکر میں ان لوگوں کو جو مجھے ڈراتے تھے بتاؤں گا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے انہیں یہ واقعہ سنایا کہ عرب کے کسی شہر سے ایک بہت بڑا شاعر مکہ آیا اسے لوگوں نے بتایا کہ یہاں ایک شخص محمد (ﷺ) ہیں۔ ان کی باتیں نہ سننا کیونکہ وہ جادوگر ہیں۔ اس پر اس نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی اور جب وہ خانہ کعبہ میں گیا تو آنحضرت ﷺ تلاوت فرمارہے تھے اس نے دل میں کہا کہ میں خود سمجھدار ہوں۔ اچھے برے کو سمجھتا ہوں اور عرب کے کلام کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں اس لئے اگر کوئی کلام میرے کان میں پڑے گا تو میں خود سمجھ لوں گا۔ چنانچہ اس نے پہلے ایک کان سے روئی نکالی کیونکہ کلام بہت پیارا تھا اس نے دوسرے کان سے بھی روئی نکال دی جب آنحضرت ﷺ گھر جانے لگے تو وہ پیچھے پیچھے ہولیا اور آنحضرت ﷺ کو اپنے کان میں روئی ڈالنے کا سارا واقعہ سنا کر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کے کلام کو بہت اچھا پایا ہے۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد حضور انور نے مسٹر ہاشم سے پوچھا کہ آپ نے کیسا پایا تو انہوں نے کہا کہ جو سن رکھا تھا اس سے بالکل Opposit پایا ہے۔ اب میں اس قابل ہوں کہ سب کو جاکر بتاسکوں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ حضور انور نے مکرم عبدالشکور اسلم صاحب صدر جماعت آئس لینڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسٹر ہاشم سے کہا کہ اب تم ان کے ساتھ رہنے کے لئے جلد آجاؤ گے۔ اس پر مسٹر ہاشم نے خوشی کا اظہار کیا۔ حضور انور نے ان سے MTA کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اب تک صرف ایک دفعہ دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مکرم صدر صاحب آئس لینڈ نے بتایا کہ ہم انٹرنیٹ کے ذریعے دیکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یو کے سے ایک آلہ ملتا ہے جو انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف چینلز دکھا دیتا ہے، وہ لے جائیں اور اس کے ذریعے MTA دکھائیں۔

یہ ملاقات قریباً 20 منٹ جاری رہی۔ جس کے آخر میں حضور انور کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اور پھر گروپ فوٹو بنوائے گئے۔

بلغاریہ کے وفد سے ملاقات

بلغاریہ کا وفد چونکہ بڑا تھا اس لئے اس وفد سے ملاقات کا انتظام بیت السبوح میں کیا گیا تھا۔ حضور انور جب بیت میں داخل ہوئے تو سب اراکین وفد احتراماً کھڑے ہوگئے۔ کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد حال دریافت فرمایا کہ پہلی دفعہ کون کون آئے ہیں اور جلسہ کیسا لگا ہے؟ وفود کے ممبران نے جلسے کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے یہاں بہت اچھا ماحول پایا ہے۔ اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی رہی ہیں۔ اس کے بعد ایک صحافی نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے لیکن یہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ خالصتاً اپنے ماحول کی ہوئی ہیں باقی دنیا کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے جلسے کا ایک روحانی ماحول ہوتا ہے اور خالصتاً دینی اور روحانی ماحول میں عبادات اور تربیت کی باتیں ہوتی ہیں لیکن اس میں بھی اگر آپ دیکھیں تو میں نے مختلف باتوں کا ذکر کیا ہے مثلاً اس وقت دنیا میں جو مالی نظام چل رہا ہے اس نے انسانوں کو ایک غلامی کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے اس پر بھی میں نے روشنی ڈالی ہے۔ ہمارا اصل کام اخلاقی طور پر تربیت کرنا ہے نہ کہ سیاسی باتوں پر وقت دینا۔

سیاسی باتیں کرنے کے تو بہت سے مواقع ہوتے ہیں۔ اس پر صحافی نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میرا مقصد سوال کرنے کا یہ تھا کہ جماعت کو سیاست میں بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے میں نے دوستانہ مشورے کے طور پر یہ سوال کیا تھا اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے بھی آپ کو دوست سمجھ کر ہی جواب دیا ہے میں نے برا نہیں منایا۔ اسی صحافی نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کو سیاسی میدان میں بھی آگے آنا چاہئے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے جہاں جہاں ہماری تعداد زیادہ ہے مثلاً افریقہ میں تو وہاں خدا کے فضل سے ہمارا ایک رول ہے۔ پاکستان میں غیر مسلم قرار دینے سے قبل ہمارے احمدی اسمبلیوں کے ممبر منتخب ہوتے رہے ہیں اس کے علاوہ میں جب مختلف ممالک کے دوروں پر جاتا ہوں تو ان ممالک کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے انہیں مناسب مشورے بھی دیتا ہوں۔ مختلف ملکوں میں ہماری جماعت بھی سیاستدانوں کو عوام کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور انشاء اللہ جب بلغاریہ میں بھی احمدیوں کی تعداد اتنی ہوجائے گی تو پھر ہم دیکھیں گے کہ وہاں کے احمدی منتخب ہوکر ملک کی بہتری کے لئے کیا کام کرسکتے ہیں۔

اس صحافی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پاکستان میں اسمبلی نے جماعت کو جو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے آپ کو اس بارے میں آواز اٹھانی چاہئے اس پر حضور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ ہمیں جس جس فورم پر موقعہ ملا ہے اور جس حد تک لوگوں کو بتانے کی ضرورت ہے بتایا ہے کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے غلط ہے لیکن ہمیں کسی پارلیمنٹ سے مومن ہونے کا سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم مومن ہیں اور ہم اللہ کی نظر میں مومن ہوتے ہوئے دین حق کا پیغام دنیا میں پھیلا رہے ہیں اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہوتا تو خدا تعالیٰ اب تک ہمیں کب کا ختم کرچکا ہوتا وہ خدا تو سب طاقتوں کا مالک ہے انہوں نے تو فیصلہ کرکے سمجھ لیا تھا کہ جماعت اب ختم ہوجائے گی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جماعت پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور لکھوکھہا کی تعداد میں لوگ احمدی ہورہے ہیں۔ آخر پر اس صحافی نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں سب کی طرف سے آپ کی مہمان نوازی کا شکرگزار ہوں یہ جو ہماری پہلی ملاقات ہے اس نے آپ میں اور ہمارے درمیان پل کا کام کیا ہے اور یہ ہماری آپس میں محبت بڑھانے کا کام دیگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انشاء اللہ اب یہ رابطے بڑھتے چلے جائیں گے اور ہماری آپس کی یہ ملاقاتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔ اس کے بعد ایک دوسرے صحافی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ بلغاریہ میں جو آپ کے حالات ہیں عمومی طور پر لوگ اچھی رائے رکھتے ہیں پبلک آپ کے خلاف نہیں ہے بلکہ کچھ مخصوص لوگوں نے گورنمنٹ کو آپ کے خلاف کیا ہوا ہے۔ آپ کی دعوت پر ہم یہاں آئے ہیں لیکن یہاں آنے پر ہمیں کسی نے نہیں روکا۔ سب آپ کی عزت کرتے ہیں۔ میں نے ایک اخبار میں آرٹیکل لکھا ہے اور حضور کی تصویر بھی شائع کی ہے کسی نے اس پر منفی ردعمل نہیں دکھایا۔ اس پر حضور انور نے ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آج کے دور میں پریس ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے بلغاریہ میں مذہبی راہنماؤں کا ایک مخصوص طبقہ ہے جو جماعت کے خلاف ہے ان کے متعلق آرٹیکل لکھنے چاہئیں کہ یہ معدودے چند مذہبی ملاں ہیں جو جماعت کی مخالفت کرتے ہیں جبکہ عام لوگ جماعت کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس طرح جب میڈیا شرپسندوں کو مسلسل پوائنٹ آؤٹ کرے گا اور جب مسلسل یہ بات سمجھائی جائے گی تو عوام پیار محبت اور امن کا ساتھ دیں گے مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی مسلسل ایسے آرٹیکل لکھتے رہیں گے۔ یہ پوائنٹ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر آئندہ آنے والی نسلوں کو اس پر شرمندگی اٹھانی پڑے۔ بلغاریہ میں انشاء اللہ احمدیت پھیلے گی اس لئے آج کی نسل کا کام ہے کہ آگے آئے اور اپنے لوگوں کو سمجھائے کہ سچائی کیا ہے اور حکومت مولویوں کے کہنے پر مخالفت نہ کرے۔ آخر پر انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ایک اور دوست نے کھڑے ہوکر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور جلسے کی کامیابی پر مبارکباد دی کہ تمام جلسہ بہت اچھی طرح آرگنائز کیا گیا تھا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے سوال کیا کہ آپ روحانی طور پر لوگوں کی تربیت تو کررہے ہیں کیا آپ کا مالی لحاظ سے بھی کوئی نظام ہے جو غریبوں کو اٹھا کر خود اپنے پاؤں پر کھڑا کرتا ہو؟ حضور انور نے فرمایا کہ کہ جہاں تک غریبوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا تعلق ہے ہم اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق افریقہ اور ایشیا میں مختلف غریب ممالک میں خدمت خلق کے کام کررہے ہیں۔ سکول ہسپتال اس وقت کام کررہے ہیں۔ مستحق طلباء کو تعلیمی وظائف بھی دئے جاتے ہیں۔ لیکن ایسٹ یورپ کے ملکوں خصوصاً بلغاریہ میں ہمیں اس طرح کی رسائی حاصل نہیں ہے اور پتہ نہیں کہ یہ پابندیاں کب ختم ہوں گی۔

فاستبقوا الخیرات کے جذبے کے ساتھ جماعت ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعے بھی غریبوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ جس حد تک ہمارے وسائل ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم یہ کام کررہے ہیں۔ امیر ممالک کی طرح ہمارے بڑے بڑے بجٹ تو نہیں ہیں۔ ان امیر ملکوں اور چیریٹیز کے بڑے بڑے بجٹ رفاہی کاموں پر خرچ ہونے کی بجائے زیادہ تر ان کے اپنے ہی عملے کی تنخواہوں اور دیگر کاموں پر ہی خرچ ہوجاتے ہیں۔ ہماری اس وقت کہیں کوئی حکومت نہیں اگر کسی چھوٹے سے ملک میں بھی ہماری حکومت قائم ہوگئی تو آپ دیکھیں گے ہم اس ملک کی ترقی اور غریبوں کے لئے کیا کام کرتے ہیں۔

اس پر انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد ایک وقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرے سر میں رسولی ہے اور سر میں درد رہتی ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ آپریشن کریں گے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹروں کے مشورے پر چلیں جو بھی میڈیکل رپورٹ آئے مجھے بتائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے جب یہ بچہ حضور انور سے مصافحہ کرنے آیا تو حضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

حضور انور نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم کیں۔ بڑی عمر کی خواتین سلام عرض کرتی ہوئیں حضور انور کے پاس سے گزرتی رہیں۔

ایک خاتون نے قریب آکر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور اپنے تعارف میں بتایا کہ وہ ایک احمدی کی کلاس فیلو ہیں اور ایم اے انگلش کیا ہوا ہے۔ میں جلسے کی کامیابی اور آپ کا مشن مکمل ہونے پر مبارکباد دیتی ہوں۔ حضور انور نے ان سے فرمایا کہ مشن تو ابھی مکمل نہیں ہوا مشن تو جاری ہے جلسہ مکمل ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے تمام مردوں کو شرف مصافحہ بخشا ایک دوست نے مصافحہ کرتے ہوئے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں مگر یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ غالب آجائیں گے ایک اور دوست نے کہا کہ میں آپ کی لمبی زندگی کی دعا کرتا ہوں لوگ آپ کو بہت پیار کرتے ہیں۔ پھر ایک اور دوست نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں واپس جا کر اپنے لوگوں کو بتاؤں گا کہ آپ لوگ کتنے اچھے ہیں۔ پھر ایک صحافی نے مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور کو بتایا کہ میں نے آپ کی جماعت کے بارے میں ڈاکومنٹری رپورٹ تیار کر کے چلائی ہے اس سے بہت اچھا اثر پڑا ہے حضور نے ان سے کہا کہ اس ڈاکومنٹری فلم کو ایک مرتبہ پھر چلائیں۔ آخر پر ایک خاتون تشریف لائیں اور کہا میں آپ کی صحت، کامیابیوں اور درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہوں ایک بلغارین دوست نے حضور انور سے چند منٹ کے لئے علیحدہ ملنے کی درخواست کی اس پر حضور انور نے انہیں شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت عطا فرمایا۔

آخر پر ایک اور دوست ملنے کے لئے آئے اور کہا کہ میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں آپ کا محبت کا پیغام بہت اچھا ہے حضور انور نے انہیں تحفتاً ایک قلم عطا فرمایا۔

انفرادی ملاقاتیں

وفود سے ملاقاتوں کے بعد انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہیں اس دوران جرمنی کے علاوہ پاکستان، سویڈن، نائیجیریا، سپین، پرتگال، شام، اٹلی، البانیہ، فرانس اور سنگاپور سے تعلق رکھنے والے 32 خاندانوں اور 20 Individuals کو ملا کر کل 153 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے بیت السبوح میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے حسب ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا

☆ ماہم مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا مسیح احمد صاحب ہمراہ ہمایوں لطیف بٹ صاحب ابن مکرم عبدالباسط بٹ صاحب (ڈنمارک)

☆ سیدہ سفینہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب ہمراہ فہیم احمد غفار صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ جرمنی۔

☆ عائشہ غفار صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ جرمنی ہمراہ انتصار احمد صاحب ابن مکرم انتخاب احمد صاحب

☆ نجمہ نسرین صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد ظفر صاحب ہمراہ فلک شیر میاں صاحب ابن مکرم ظفر اللہ محمود صاحب۔ فلک شیر میاں صاحب کے وکیل کے طور پر مکرم طارق احمد ظفر پیش ہوئے۔

حضور انور نے دعا کرانے سے پہلے فرمایا اللہ مبارک کرے آئیں دعا کرلیں۔ اللہ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے اور انہیں پیار اور محبت اور وفا کے ساتھ زندگیاں گزارنے کی توفیق دے اور ان سے جماعت کی خدمت کرنے والے وجود پیدا ہوتے رہیں۔ اس کے بعد دعا کروائی اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی ملاقاتیں

شام 6 بجے کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا دوسرا دور شروع ہوا جس میں حضور انور نے جرمنی، پاکستان، ہندوستان سپین اٹلی سویڈن، امریکہ، کینیڈا، جاپان، ڈنمارک، نائیجیریا اور بلغاریہ کے افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ ملاقاتوں کے اختتام پر حضور انور نے 9 بجکر 51 منٹ پر بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشا پڑھائیں۔ حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق، دوسری رکعت میں سورۃ الناس اور نماز عشا کی پہلی رکعت میں سورۃ والشّمس اور دوسری رکعت میں سورۃ الضحیٰ کی تلاوت فرمائی۔

باربی کیو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جماعت جرمنی کی طرف سے بیت السبوح کی چھت پر باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے از راہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی۔ حضور انور کباب اور تکے بنانے والے احباب کے پاس تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے فوٹو گرافر کو ہدایت کی کہ کھانے کے دوران تصاویر نہیں بنانی۔ اسی وقت کھانے سے پہلے حضور انور نے بعض احباب کو فوٹو بنوانے کا موقعہ بھی عطا فرمایا۔ رسلز ہائم کے مقامی امیر مکرم شاہد لطیف انجم صاحب نے بیت الغفور کی تعمیر کے حوالے سے ذکر کیا۔ اس پر حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کو ارشاد فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کے پراجیکٹ کی وجہ سے 100 بیوت الذکر کے منصوبہ کا Excuse نہیں ہونا چاہئے۔ حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے فرمایا کہ کیا آپ اس سال 7 بیوت الذکر تعمیر کرلیں گے؟ باربی کیو کے دوران اس طرح کے متفرق امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ باربی کیو کا انتظام کرنے والوں نے تربوز اور لسی کا انتظام بھی کیا ہوا تھا اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لسی اور تربوز کا کوئی جوڑ نہیں۔ اس لئے جنہوں نے لسی پی ہے وہ تربوز نہ کھائیں۔

صبح سے رات گئے تک جماعتی کاموں میں انتہائی مصروف دن گزارنے کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁❁

تم امامت ہی امامت سر تا پا

جلسہ پر حضور کا افتتاحی خطاب سن کر اظہار جذبات

تُم امامت ہی امامت سر تا پا — ہم اطاعت ہی اطاعت سر تا پا
تُم مروت ہی مروت سر تا پا — ہم محبت ہی محبت سر تا پا
تُم سخاوت ہی سخاوت سر تا پا — ہم قناعت ہی قناعت سر تا پا
اُس طرف ندرت ہی ندرت سر تا پا — اِس طرف حیرت ہی حیرت سرتا پا
کیا خلافت کی کروں تعریف میں — یہ ہے اک نعمت ہی نعمت سر تا پا
کھولنے کا لب مجھے یارا نہیں — میں عقیدت ہی عقیدت سر تا پا
سائے میں اس پیڑ کے بیٹھو ذرا — ہے سکینت ہی سکینت سر تا پا

❁......❁......❁......❁

آؤ مل لو احمدی احباب سے — ہیں شرافت ہی شرافت سر تا پا
جُزوِ دیں ہے خدمتِ نوعِ بشر — ہے عبادت ہی عبادت سر تا پا
یہ سفر انسانیت کا ہے سفر — اک مسافت ہی مسافت سر تا پا
قدرتِ ثانی کی یہ پوری صدی — ہے کرامت ہی کرامت سر تا پا
دورِ خامس تو خدا کے فضل سے — ہے وجاہت ہی وجاہت سر تا پا
دل میں بھر دی آپ کی تقریر نے — اک حرارت ہی حرارت سر تا پا
ہر سطر میں سُننے والوں کے لیے — ہے بلاغت ہی بلاغت سر تا پا
ہم کہ طالب ہیں طعامِ دین کے — تم ضیافت ہی ضیافت سر تا پا

❁......❁......❁......❁

ایم ٹی اے تِشنہ لبوں کے واسطے — ہے مدارت ہی مدارت سر تا پا
آنے والے دور کو بھی دیکھنا — ہے بشارت ہی بشارت سر تا پا
اپنے نظم و ضبط کی کیا دوں مثال — شوکت و سطوت ہی سطوت سرتا پا
شُکر کے آنسو ہیں آنکھوں سے رواں — میں ندامت ہی ندامت سر تا پا
شاعری ہے یا جھڑی برسات کی — مستقل شدت ہی شدت سر تا پا
کاش عؔرشی کو زیارت ہو نصیب — وہ ہے اک حسرت ہی حسرت سر تا پا
چُوم لوں نظروں سے آقا کے قدم — دل میں یہ چاہت ہی چاہت سرتا پا

(ارشاد عرشی ملک)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم طارق اسلام صاحب مربی سلسلہ آٹوا کینیڈا آجکل آٹوا جنرل ہسپتال میں تشویشناک حالت میں داخل ہیں۔ تلی کے آپریشن کے بعد سوزش نمایاں ہے اور سرطان پھیلنے کا خطرہ ہے ہر چند کہ ڈاکٹر جواب دے رہے ہیں۔ مگر احباب دعا کریں شافی مطلق خدا ہمارے اس مخلص خادم سلسلہ کو معجزانہ شفا عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری غلام سرور وڑائچ صاحب ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب وڑائچ صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کا مورخہ 21/اگست 2009ء کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں بائی پاس آپریشن ہوا تھا مگر آپریشن کے دوران ہی بلڈ پریشر Low ہونے کی وجہ سے قومہ میں چلے گئے اور مورخہ یکم ستمبر 2009ء کو 61 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کی میت لاہور سے قلعہ کالروالا لائی گئی جہاں آپ کی نماز جنازہ مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے آپ کی میت قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ سے ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ مرحوم کا تعلق چونکہ شعبہ تدریس سے تھا اس لئے علاقہ بھر میں معروف شخصیت تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے مخلص، نڈر، ملنسار اور خدمت انسانیت سے سرشار تھے۔ مرحوم کو جماعت اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ مرحوم حضرت چوہدری سردار خاں صاحب نمبر دار رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بھائی مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب وڑائچ قلعہ کالروالا، مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب وڑائچ قلعہ کالروالا اور مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب وڑائچ نگران انصار اللہ نور بلاک لاہور فیصل ٹاؤن چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید عبدالسلام باسط صاحب نائب امیر ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) سید عبدالستار باسط صاحب تمغہ بسالت ابن مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم سابق نائب معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان نہایت مختصر علالت کے بعد مورخہ 29/اگست 2009ء کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں بعمر 47 سال حرکت قلب بند ہونے سے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ مرحوم انتہائی ملنسار، خوش گفتار اور غریب پرور شخصیت کے مالک تھے۔ جماعت کے ساتھ دوران سروس اور بعد میں بھی تادم آخر انتہائی مضبوط تعلق رہا۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔ مرحوم حضرت سید میر مہدی حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313 کے پوتے اور مکرم سید محمد ہاشم بخاری صاحب مرحوم کے نواسے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ اور دو بیٹوں کے علاوہ تین بھائی اور ایک بہن سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے ان کے بیوی بچوں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ٹائیفائیڈ کا ویکسینیشن کیمپ

مورخہ 10 اور 17 ستمبر بوقت 9 بجے صبح آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں ٹائیفائیڈ بخار سے بچاؤ کی ویکسین رعایتی نرخوں پر لگائی جارہی ہے۔ یہ ویکسین/ٹیکے دو سال سے زائد عمر کے بچوں اور بڑوں کو لگائے جاسکیں گے۔ یہ ٹیکے تین سال تک ٹائیفائیڈ سے بچاؤ کی اہلیت رکھتے ہیں۔ دو سال سے کم عمر کے بچوں کو یہ ویکسین نہیں لگائی جاتی۔ بازار میں اس ویکسین کی قیمت -/340 روپے ہے جبکہ ہسپتال میں یہ ویکسین -/250 میں لگائی جائے گی۔ احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ اس ویکسین سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی عزیزہ محترمہ خالدہ ظفر صاحبہ حلقہ سبزہ زار لاہور کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

11 ستمبر 2009ء

6-00 am تلاوت، ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
7-25 am رمضان کی برکات
8-00 am درس القرآن
9-05 am تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب
10-10 am رمضان کے فوائد
10-55 am سیرت صحابہ رسول ﷺ
12-05 pm تلاوت، درس حدیث، خبریں
2-35 pm رمضان کی باتیں
2-55 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm درس القرآن
5-00 pm سیرت النبی ﷺ
6-00 pm براہ راست خطبہ جمعہ
7-15 pm تلاوت، درس حدیث، خبریں
8-20 pm بنگلہ پروگرام
9-30 pm سیرت النبی ﷺ
10-05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2009ء
11-15 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-35 pm تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب

12 ستمبر 2009ء

12-30 am رمضان کی باتیں
1-00 am عربی سروس
3-15 am درس القرآن
4-15 am خطبہ جمعہ 11 ستمبر 2009ء
5-30 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-50 am تلاوت
6-00 am تلاوت
7-15 am درس القرآن
8-45 am تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب
9-50 am خطبہ جمعہ 11 ستمبر 2009ء
11-00 am سیرت النبی ﷺ
11-35 am رمضان کی باتیں
12-00 pm تلاوت، درس، خبریں
2-40 pm خطبہ جمعہ 11 ستمبر 2009ء
3-55 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm درس القرآن
6-30 pm تلاوت، درس، ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
7-40 pm بنگلہ پروگرام
8-50 pm چلڈرن کلاس
9-50 pm راہ ھدیٰ
11-05 pm درس، رمضان کے متعلق
11-30 pm تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب

13 ستمبر 2009ء

12-30 am شمائل نبوی ﷺ
1-05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
1-30 am عربی سروس
3-30 am درس القرآن
5-00 am خطبہ جمعہ 11 ستمبر 2009ء
6-20 am تلاوت قرآن مجید، قاری محمد عاشق صاحب
7-55 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-15 am درس القرآن
10-10 am تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب
11-10 am رمضان۔سوال ٹائم
12-00 pm تلاوت، درس حدیث
2-05 pm بستان وقف نو
3-15 pm سائنس کا بادشاہ۔انگریزی ڈاکومنٹری
3-50 pm انڈونیشین سروس
5-05 pm درس القرآن
6-50 pm تلاوت، درس حدیث
7-15 pm رمضان کے بارے میں
7-40 pm بنگلہ پروگرام
8-45 pm خطبہ جمعہ 11 ستمبر 2009ء
9-50 pm جلسہ سیرت النبی ﷺ
11-10 pm تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب

علمی مقابلہ جات

(مجلس اطفال الاحمدیہ عمرکوٹ)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 20/اگست 2009ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ عمرکوٹ شہر کو علمی مقابلہ جات کا انعقاد کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس میں تلاوت، نظم، تقریر اور دینی معلومات کے مقابلے کروائے گئے۔ بعد میں تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں اول دوم سوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ اس تقریب میں مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید اور مکرم عبداللہ خان صاحب صدر عمرکوٹ شہر نے بچوں کو نصائح کیں۔ مکرم انسپکٹر صاحب تربیت نے اختتامی دعا کروائی اور پروگرام اختتام کو پہنچا۔

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

13 ججوں کا حلف، تقرری پر دباؤ ڈالا گیا

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ ہائیکورٹس میں ججوں کی تعیناتی کے حوالے سے دباؤ ڈالا گیا مگر اللہ کا شکر ہے کہ کوئی دباؤ کا شکار نہیں ہوا۔ یہ شرم کی بات ہے کہ بعض وکلاء نے درخواستیں بھیجیں کہ ہمیں ہائیکورٹ میں جج مقرر کیا جائے ہم نے تحریک میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ریاست کا کوئی ادارہ اپنی حدود سے تجاوز کرے تو عدلیہ مداخلت کرسکتی ہے۔ جج آئین کی حفاظت، حمایت اور دفاع کے پابند ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نئے عدالتی سال کے موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سپریم کورٹ کے 2، بلوچستان ہائی کورٹ کے 4 اور پشاور ہائیکورٹ کے 7 نئے ایڈیشنل ججوں نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھالیا۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے سپریم کورٹ میں ان سے حلف لیا۔ سپریم کورٹ کے لئے دو نئے ججوں کے حلف اٹھانے کے بعد اب سپریم کورٹ میں کل ججوں کی تعداد چیف جسٹس سمیت 17 ہوگئی ہے۔

حکم امتناعی کیلئے شوگرملوں کی استدعا نامنظور

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس خواجہ محمد شریف نے پنجاب شوگرملز ایسوسی ایشن کی جانب سے چینی کی قیمت 40 روپے فی کلوگرام مقرر کرنے کے خلاف فوری حکم امتناعی جاری کرنے سے انکار کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس معاملے میں ہائیکورٹ کا تفصیلی فیصلہ حاصل کر کے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرے۔

پٹرولیم مصنوعات پر سبسڈی سے مرحلہ وار دستبرداری

وزیراعظم گیلانی نے آئی ایم ایف کو آگاہ کیا ہے کہ حکومت پاکستان مرحلہ وار پٹرولیم مصنوعات و بجلی کی قیمتوں پر سبسڈی سے دستبردار ہو رہی ہے۔ ایک سال میں ٹیکس ٹو جی ڈی پی کی شرح 8.8 سے بڑھا کر 10.6 فیصد کردی ہے۔ آئندہ پانچ سالوں میں جی ڈی پی میں محاصل کی شرح کو 15 فیصد تک لایا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار وزیراعظم نے اسلام آباد میں آئی ایم ایف کے ہیڈ مشن سے ملاقات میں کیا۔

مشرف کا سیاست میں آنے کا اعلان

سابق صدر پرویز مشرف نے پاکستانی سیاست میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نومبر میں پاکستان واپس جائیں گے اور ملکی سیاست میں حصہ لیں گے۔ لندن میں مسلم لیگ (ق) کے رہنما امیر مقام کی قیادت میں وفد سے گفتگو کرتے ہوئے سابق صدر نے کہا کہ موجودہ صورتحال میں مسلم لیگ (ق) کے دونوں دھڑوں کا متحد ہونا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ اپنے دور حکومت میں اپنی سوچ کے مطابق جو کچھ ملک کی بہتری کے لئے ہوسکتا تھا وہ کیا۔ اگر میں ڈکٹیٹر ہوتا تو جتنی آزادی میڈیا کو میرے دور میں ملی اس کی مثال کوئی سابقہ حکومت پیش نہیں کر سکتی۔

امریکہ اسلحہ کا سب سے بڑا تاجر بن گیا

امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز نے کانگریس کی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اسلحے کا سب سے بڑا تاجر بن گیا ہے اور عالمی اقتصادی بحران کے باوجود گزشتہ برس امریکی اسلحہ کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور دنیا میں فروخت ہونے والے کل اسلحہ میں امریکہ کا حصہ دو تہائی سے زیادہ ہے۔ امریکی اخبار کے مطابق 2008ء میں امریکہ نے 37.8 ارب ڈالر مالیت کا اسلحہ فروخت کیا۔ امریکہ کے بعد اٹلی اس فہرست میں دوسرے نمبر پر ہے جس نے 3.7 ارب ڈالرز کا اسلحہ فروخت کیا جبکہ روس 3.5 ارب ڈالر کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا۔

پاکستان اور بھارت باہمی تجارت کی جلد بحالی پر متفق

پاکستان اور بھارت سیکرٹری سطح کے مذاکرات میں باہمی تجارت کی جلد بحالی پر متفق ہوگئے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان اتفاق سیکرٹری تجارت سلیمان غنی اور بھارتی ہم منصب راہو شینگر کے درمیان ملاقات میں ہوا ہے۔ سلیمان غنی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ تجارت کی بحالی کو دونوں ممالک کے درمیان اعتماد سازی کو اقدامات کا حصہ بنایا جائے گا۔

شمالی وزیرستان میں امریکی میزائل حملہ 5 افراد جاں بحق

شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے مچی خیل میں امریکہ کے جاسوس طیارے کے حملے میں 5/افراد جاں بحق اور 5 زخمی ہو گئے۔ نجی ٹی وی چینل کے مطابق امریکی جاسوسی طیارے نے میر علی میں عسکریت پسندوں کے مشتبہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں غیر ملکی دہشت گرد شامل ہیں۔ ہلاکتوں میں اضافہ کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔

پاکستانی یورو بانڈز پر شرح منافع 9.92 فیصد رہ گئی

پاکستان کی معیشت میں بہتری اور سیاسی استحکام کے باعث عالمی منڈی میں دس سالہ یورو بانڈز پر شرح منافع 28 فیصد سے کم ہو کر 9.92 فیصد رہ گئی ہے۔ عالمی منڈی میں پاکستان کے دس سالہ یورو بانڈز پر شرح منافع میں 18.51 فیصد تک کمی آ چکی ہے۔ عالمی منڈی میں پاکستان کے دس سالہ یورو بانڈز کی میچوریٹی 2016ء میں ہوگی۔ آئی ایم ایف سے قرضے اور سیاسی استحکام کے باعث شرح منافع بتدریج کم ہو رہی ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 9 ستمبر

انتہائے سحر	5:25
طلوع آفتاب	6:46
زوال آفتاب	1:06
وقت افطار	7:25

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,Fax:6213966

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائزر
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
مجید کلینک گورونانک پورہ
صبح 9 بجے سے 2 بجے تک
ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد
احمد ڈینٹل سرجری
شام 6 بجے سے 10 بجے تک
احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
0300-9666540-041-8549093

FD-10

Cure Herbals™
پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to:
State Bank Licence No.11
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com